دہلی اردو اخبار

نمبر 249 　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

28 رنومبر 1841 یوم یک شنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

سرکلر صدر بورڈ نمبر تین[3] ترجمہ کیا ہوا مرزا حسین بیگ عرف ماسٹر حسینی اردو ٹیچر کالج دہلی کا اس چھاپہ خانہ میں بہت صحت سے کاغذِ کشمیری چھاپہ ہوتا ہے قریب بہ اختتام پہنچا ہے جس کسی کو خریدنا ہو اس چھاپہ خانہ کے مہتمم پاس قیمت مرقومۃ الذیل بھیج کر منگالیں انشااللہ تعالیٰ دو چار روز میں تمام وکمال تیار ہو جاوے گا۔ بالفعل قیمت 3 روپے۔

احکام

کالن مکنزی صاحب بندیل کھنڈ کے ایکٹنگ ایڈیشنل سیشن جج کو جو رخصت ماہِ گزشتہ کی پچیسویں تاریخ کے حکم نامہ کی رو سے عنایت ہوئی سو بجائے ماہِ حال کی پندرہویں تاریخ کی پہلی ہی تاریخ سے یعنی جس روز سے کہ صاحب موصوف بیماری کے سبب اپنے مقام سے روانہ ہوا آغاز ہوگی۔ ولیم ہارڈنگ ٹیلر صاحب کو جو رخصت ماہِ جولائی گزشتہ کی دسویں تاریخ ملی تھی اس کا بقیہ ماہِ حال کی تیسری تاریخ سے یعنی جس تاریخ کہ صاحب موصوف کو قسمت آگرہ کے صاحب کمشنر کے عہدہ کا کام تفویض ہوا منسوخ ہوا—— جو اموراتِ بندوبست اجورتھ صاحب کے تفویض ہیں ان کے اِتمام کے لیے قسمت میرٹھ کے صاحب کمشنر نے جو اِڈورڈ طامس صاحب کو بطور ایکٹنگ کے سہارنپور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر کیا تھا سو اس کا تقرر تا صدور حکم ثانی منظور ہوا۔

جارج پونی طامسن صاحب الہ آباد کے صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کو اپنے ہی کام کے لیے پندرہویں تاریخ ماہِ حال سے ایک مہینے کی رخصت مرحمت ہوئی ہنری ہیر نگٹن طامسن صاحب بنارس کے جج کو اپنے ہی کام کے لیے پندرہویں تاریخ ماہِ حال سے ایک مہینے کی رخصت ملی۔ ولیم منکٹن صاحب الہ آباد کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کو جو رخصت ماہِ منکٹن صاحب الہ آباد کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کو جو رخصت ماہِ دسمبر گزشتہ کی 31 تاریخ کے حکم نامہ کے رو سے ملی تھی سو ماہِ حال کی پہلی تاریخ یعنی جس تاریخ سے کہ صاحب موصوف نے اپنے عہدہ کا کام پھر شروع کیا منسوخ ہوئی۔ چارلس فرگسن طامس صاحب مین پوری کے

جج کو اپنے ہی کام کے لیے ماہِ حال کی 25 تاریخ سے ایک مہینے کی رخصت مرحمت ہوئی صاحب موصوف اگر اس سے پیشتر کوئی اور انتظام مشتہر نہ ہو تو اپنے عہدہ کے امورات مرجوعہ کو ایکٹنگ صدر امین اعلیٰ کے تفویض کرے گا سلیون جیمس میجر صاحب جونپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو اپنے ہی کام کے لیے ماہِ حال کی بیسویں تاریخ یا جس تاریخ سے کہ صاحبِ موصوف اپنے مقام سے روانہ ہو دو مہینے کی رخصت عنایت ہوئی ڈیوڈ بروک موریسن [ص 1 کالم 2] صاحب علی گڑھ کے ایکٹنگ جج کو اپنی عدالت کے امورات مرجوعہ کو صدر امین اعلیٰ کے تفویض کرنے کا حکم ہے۔ محمد عطا اللہ خاں حصار کے صدر امین اعلیٰ کو رخصت دسہرہ کے ایام تعطیل کے لیے ماہِ دسمبر گزشتہ کی چھٹی تاریخ کے حکم نامہ کی رو سے مرحمت ہوئی تھی سوا سی کی درخواست سے منسوخ ہوئی۔

کتب قوانین زبانِ اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسینِ مدرسہ دہلی کے اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

	قیمت واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں	جو بعد تیار ہونے کے خریدیں ہے
مکناٹن صاحب کے	3 روپے	4 روپے
اصول دھرم شاستر		
ایضا ایضا آئین محمدی ہے	3 روپے	4 روپے
اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے	3 روپے	4 روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ	4 روپے	5 روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانینِ دیوانی مع ان قوانین		
دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7 روپے	9 روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

خط در باب علم

صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

تحصیلِ علم پر مدت سے بہت بحث اور تکرار ہو رہی ہے اور ہر ایک نے اپنی رائے ظاہر کی۔ صاحبان جنرل کمیٹی جو علوم و فنون سکھلانے کے لیے ہیں ان کی رائے دو طرح کی تھی یعنی دو گروہ تھیں ایک گروہ کی تو یہ رائے کہ عربی اور فارسی سکھلائی جاوے اور دوسرے گروہ کی یہ رائے ہوئی کہ انگریزی سکھلائی جاوے اس کے ذریعہ سے عام

خلائق علوم اور فنونِ انگریزی سے فائدہ اٹھادیں گے۔ پہلی گروہ کی دلیل یہ تھی کہ روپیہ اسی ملک والوں کا بھی تو اسی ملک کے علم سکھلانے میں صرف کیا جاوے تو بہتر ہے — دوسروں کی دلیلوں میں یہ دلیل قوی ہے کہ چوں ہندوستان کے لوگ بیشتر علوم اور فنون سے ناواقف ہیں جو کہ انگریزوں نے بسبب مشق اور عمل کے ان میں بہت ترقی دی ہے مثلاً ریاضی وغیرہ اور بعضے علم جو کہ ہندوستان میں رواج بھی نہیں رکھتے ان کو انگریزوں نے ایجاد کیا ہے مثلاً علم انکشافِ حقایق اشیا مثل آتش و باد وغیرہ جس سے صنایع وانواع واقسام کے ظہور میں آئے اور بہت بہبودی اور ترقی ملک اس سے متصوّر ہے تو اگر لوگ انگریزی سیکھیں گے تو اس کے وسیلہ سے تمام علوم وفنون مذکور کا علم حاصل کریں گے اور اپنے ملک کے لوگوں کو اپنی زبان میں بخوبی سکھلائیں گے اور تمام خلائق عام بخوبی اکتسابِ علم کریں گے [ص 2 کالم 1] چنانچہ ظہور رائے گروہ ثانی کا غالب رہا یعنی اسی سبب بہت روپیہ مدرسہ ہائے انگریزی پر صرف کیا جاتا ہے اور جابجا انگریزی مدرسہ مقرر ہوئے اور مدرسہ ہائی عربی اور فارسی کی کساد بازاری ہوگئی لیکن اکثر صاحب لوگوں کی رائے یہ ہے کہ سکھلانا انگریزی زبان کا کچھ فائدہ نہیں رکھتا ایک مدت عمر تو صرف واسطے سیکھنے زبان اور محاورہ انگریزی کے صرف ہونی چاہیے۔ تب طاقت اور قوت علوم اور فنون سیکھنے کی حاصل ہو اور ظاہر ہے کہ علوم اور فنون طرح طرح کے جو انگریزوں نے کمال مصروفیت سے قطع نظر ترقی علوم سابقہ کے ایجاد کیے ہیں کس قدر یوماً فیوماً متزاید ہیں خود ان کی عمر اس کے سیکھتے سیکھتے مکتفی نہیں۔ چہ جائے کہ عام تمام ملک میں پھیلادیں جو کہ مقصود اصلی ہے سرکار کا یعنی سرکار کو مقصود ہے کہ علیٰ سبیل العموم تمام ملک میں لوگ سے کہیں اور ترقی عقل اور علم کی سب کسی کو نصیب ہووے تو اس صورت میں بہترین حصولِ مقصود سرکاری یعنی رفاہِ عام یہ ہے کہ جتنی کتابیں علوم وفنون انواع اقسام کی زبان انگریزی میں ہیں بذریعہ صاحبانِ ذی علم انگریزی عربی فارسی کے جو تکمیلِ علم وفضل دونوں علموں میں رکھتے ہیں ترجمہ کی جاویں۔ زبانِ اردو میں کمال صاف اور آسان طور پر اور وہ پھیلائی جاویں ملکوں میں تو البتہ سب چھوٹے بڑے اس سے بآسانی فائدہ اٹھاویں زبان سیکھنے کی محنت سے محفوظ رہیں اور فی الواقع نظرِ غور سے دیکھئے تو بادشاہانِ سابق نے ترویج علوم عربی و فارسی کی کتنی چاہی اور مدرسہ مقرر کیے کتابیں صدہا تصنیف کرائیں سب کچھ کیا لیکن اگر شمار کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ کتنے عالم فاضل عربی فارسی کے معدود ہوئے اور کتنے جاہل رہے اور چند روز بعد پھر کیا حال ہوگیا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ اپنے ملک کی زبان کو ہر ایک شخص خوب سمجھ سکتا ہے اس کی اپنی زبان میں جو بات اسے سمجھاؤ تو خوب مطلب کو پہنچ سکتا ہے یقین ہے کہ کتابیں اردو میں جو ہوں گی تو بہتیرے لوگ تو خود پڑھ کے سمجھ سکتے ہیں بہتیرے ایسے ہیں کہ بعضے مسائل مشکل کسی اپنے سے بہتر اپنے ہی ملک والے سے بہ آسانی سمجھ لے سکتے ہیں بہتیرے جو کچھ بھی پڑھے لکھے نہیں وہ بھی تھوڑے دنوں میں لکھنا پڑھنا اپنی زبان میں بہ آسانی حاصل کر سکتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اس رائے سے بہتر دوسری رائے واسطے رفاہ اور بہبودیِ عام کے کوئی نہیں ہووے گی چنانچہ کالج دہلی میں اکثر مدرسوں نے ترجمہ اردو میں کیے ہیں یقین ہے کہ اگر یہاں کے دولت مند لوگ بھی وہ کتابیں

خریدیں اور لوگوں میں رواج دیں تو بہت ترقی یہاں بھی متصور ہیں فقط۔ الراقم م ب

خط قانون پر

صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

گورنمنٹ گزٹ مورخہ 16 نومبر 1841 میں جو 27 ستمبر 1841 کا پہلی دفعہ پڑھا ہوا مسودہ قانون کا درباب فوجداری کے مندرج ہے اُس کی چوتھی اور پانچویں دفعہ پر جو کچھ سے لکھا ہے سو حسب ذیل مرقوم ہے۔

- خلاصہ دفعہ (کذا) جو مقدمات بطریق دفعہ 3 کے طلب کیے جاویں ان میں نظامت عدالت اور صاحب عدالت کو سزائے مجوزہ عدالت تابع کی زیادہ کرنی یا جو رہا ہوا اُس کو سزا دینے کا اختیار نہیں۔

- خلاصہ دفعہ پانچ یہ کہ سیشن جج یا مجسٹریٹ یا جوائنٹ مجسٹریٹ کو اپنی عدالت [ص 2 کالم 2] تابع سے ان کے طریق کی تجویز درستی کے بابت خاطر جمع کو مقدموں کی روئداد کی طلب اور ملاحظہ کا اختیار ہے مگر سوائے نظامت کے احکام یا احکام سزا کی منسوخی جائز نہیں جب تک کہ متخاصمین کی طرف سے حسب ضابطہ قانون ہذا کے اپیل نہ ہووے۔

3۔ میں نہیں دیکھتا فائدہ تام اس قاعدہ کا کہ مقدمہ طلب کیا جاوے تو کیوں نہیں زیادتی یا سزا دینے کا اختیار ہو عدالتِ اعلیٰ کو جب کہ اسے اختیار ہے احکام مناسب نافذ کرنے کا۔ بسا اوقات کی سزا یا رہائی ہو جاتی ہے کارستانی اہل کاروں سے یا رعایت بعضے حاکموں کی سے جو ہندوستانیوں سے اخلاص اور ملت رکھتے ہیں اور یہ بات کچھ ناممکن اور محال نہیں اکثر تجربہ نے اس بات کو ظاہر کیا ہے اور نفس الامر میں یہ بات بھی خلل اندازِ انتظام اور انجام کو باعثِ مضرت عام کی ہوتی ہے۔

4۔ میری دانست میں ترمیم ان دونوں دفعوں یعنی دفعہ چار اور پانچ کی مناسب ہے خصوص دفعہ پانچ کی ترمیم تو بہت مناسب اور ضرور ہے اس واسطے کہ محکمات عدالت تابع مجسٹریٹ اور جوائنٹ مجسٹریٹ کے محکمات صدر امین اور منصف لوگوں کے ہوتے ہیں جو بیشتر خالص ہندوستانی اور بعضے ہندوستانی اور ولایتی ملے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ مانی ہوئی جانی بوجھی بات ہے اور تجربہ کی گئی ہے کہ یہاں کے لوگ اگر بالفرض حد جانبر سے قدرے قلیل محترز بھی ہوں تو بھی روئے و رعایت دوستی اور اخلاص کی اور ہم جنسی اور ہم زبان کی کبھی نہیں کام اس حفظِ ایمان سے انھیں کرنے دیتی جو کہ اصل حقیقت میں انھیں واجب تھا اور اگر وہ ایسا کریں تو ان کے ہم قوم ہم شہر ہم زبان رہنا اور جینا انھیں مشکل کر دیں اور ملاقات اور دیکھنا اپنے اقربا اور دوستوں کا انھیں محال ہو جاوے یعنی زندگانی ان کی تلخ ہو جاوے تو ثابت ہوا کہ لامحالہ بالضرور اس قسم کی رویت اور رعایت ان سے سرزد ہونی عجب نہیں بلکہ ضرور کہا چاہیے کہ ہووے بیشتر متخاصمین اس ملک کے جاہل کیا شہر کے کیا دیہات کے اب تک نہیں سمجھتے کہ اپیل کیا

چیز ہے ایک محکمہ سے جہاں قید ہوگئی یا حکم ہوا پھر وہ اسی کو حکم قطعی الحکم الحاکمین کا جانتے ہیں بعضے لوگ جن کا کوئی قرابت دار شہر کا رہنے والا جانب کار کسی عملہ یا مختار کار کا ہو تو البتہ وہ اپیل جانتے ہیں۔ اس صورت میں اجازت واسطے منسوخی احکام یا احکام سزا عدالت تابع کے صاحبانِ مجسٹریٹ کو بدون اپیل کرنے متخاصمین کے بھی اگر تجویز ہووے بیچ دفعہ پانچ مرقومۃ الصدر کے تو نظر بر وجوہاتِ مفسر الصدر بہتر معلوم ہوتی ہے۔ بعضے اس ملک کے تجربہ کار لوگوں سے جو تکرار اور بحث اسی بات پر پیش ہوئی تو انھوں نے بھی اس رائے کو پسند رکھا آئندہ صاحبانِ لے جس لیٹوڈ یپارٹمنٹ بہتر اسے غور فرماویں گے۔ الراقم م۔ب

کابل

صاحب مہتمم اخبار دہلی گزٹ بموجب چٹھی مقام گندمک مورخہ 19 ماہ حال کے چند افواہیں ایسی لکھتے ہیں کہ باعث تردد اور تفکر کی ہوئی ہیں اور اس میں شک نہیں کہ سامعین کو ان کے سننے سے بہت رنج ہوگا اول یہ کہ سر الکزینڈر صاحب کے مارے جانے میں کوئی ان کے اطلاع دینے والوں میں سے شک نہیں رکھتا اور [ص 3 کالم 1] اس میں شک نہیں کہ وہ جھگڑا اور لڑائی جس کا ذکر ہفتہ گزشتہ میں درج اخبار ہوا تھا وہ تمام ان صاحب کے مرنے کے بعد ہوا۔ دوسری یہ کہ ایک گروہ کثیر نے قزلباشوں کے کیمپ انگریزی پر مقام سیاہ سنگ میں حملہ کیا لیکن نہایت سختی سے شکست دیے گئے حتیٰ کہ ان میں سے بہت کم زندہ رہے۔ تیسری یہ کہ چھاؤنیوں اور بالا حصار پر افغانوں نے بہت مجموعی ایک حملہ کیا مگر یہاں سے بھی ان کو شکست ہوئی اور ان کے بہت آدمی مارے گئے۔ چوتھی یہ کہ قزلباشوں نے کوہستانیوں کو اس ارادے سے بلایا تھا کہ شاہ شجاع الملک کی مدد کر کے انگریزوں کو افغانستان سے نکال دیں لیکن جب کہ انھوں نے دریافت کیا کہ شاہِ ممدوح انگریزوں کی طرف ہیں تو پھر الٹے پھر گئے۔ پانچویں یہ کہ توپ خانہ بالا حصار سے شہر پر فائر ہو رہے ہیں اور بڑی بڑی عمارتیں منہدم اور تباہ ہوگئی ہیں چھٹی یہ کہ رجمنٹ 44 ویں اور پانچویں پیادگان ہندوستانی نے ایک حصہ شہر کا لوٹ لیا لیکن یہ خبر محل اعتماد نہیں ہو سکتی اور علاوہ ازیں اور افواہیں بھی ہیں ایک یہ کہ افغانوں نے کابل چھین لیا اور دوسری یہ کہ سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر کو پکڑ لے گئے اور مار ڈالا۔

COPYRIGHT

تبت و لداخ

اُس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ زور آور سنگھ پہاڑوں پر سے واسطے فتح مغربی تبت کے گیا۔ آٹھ برس ہوئے جو سکھوں نے لداخ کو لے لیا تھا جس کا دار الخلافہ لیہہ ہے ایک سو پچاس میل طرف مشرق کے کشمیر سے سردار لداخ نے سرکار کمپنی سے مدد چاہی تھی مور کراف صاحب کی معرفت لیکن اُس زمانہ میں سرکار کو دست اندازی اتنی دور دراز کی ولایتوں میں منظور نہیں تھی سو سکھوں نے اُس ملک کو لے لیا جو کہ قریب دو سو میل کے شمال سے جنوب کو

اور قریب دو سو پچاس میل کے مشرق سے مغرب کو ہے اُس کے مشرق کو ہے ضلع چانتان کا اور وہ اصل جگہ ہے جہاں کے بکریوں کی پشم کی شال بنتی ہے یہ تعلق میں ہے چین کی سلطنت کے۔ بہانہ سکھوں کے حملہ کا یہ ہے کہ سبب پرانے اقرار کے پشم صرف لداخ کے لوگوں کے ہاتھ بکتی تھی سو وہاں کے باشندوں نے انکار کیا لداخ والوں کے ہاتھ بیچنے کا سواس سبب سے زور آور سنگھ سپہ سالار سکھوں کا چڑھ گیا اور حملہ کیا اور لیہہ کے مقام جملہ تک فوج گئی جو کہ سرحد پر نیپال کے علاقہ کے ہے اسی طور سے قریب تین سو میل کے وہ ولایت فتح کر لی ہے اور اس طرف ہمالیہ پہاڑ کے سکھ اور نیپالی ملے ہیں۔ لاسا دارالخلافہ تبت کے حاکم نے کچھ قصد مدافعت کا نہیں کیا اور کہتے ہیں کہ مشرق اور درمیان والے لوگ ناراض ہیں۔

قانون اجاڑہ

ایک قانون بنا ہے درباب اجاڑہ گائے بھینس وغیرہ کے اس میں تجویز ہے کہ واسطے ہر ایک اجاڑہ کے دو سو روپیہ جرمانہ لیا جاوے۔ ظاہراً یہ جرمانہ سخت معلوم ہوتا ہے یہ بات مانی ہوئی ہے کہ زیادہ تر سختی قانون کی انجام کو باعثِ مسدودی اجرا اس کی متصور ہے۔ اور اجاڑہ بہت ہوا کرتا ہے اگر مقدار نقصان اجاڑہ سے دو تین یا چار حصہ المضاعف جرمانہ قلیل اجاڑہ میں ایک حد تک مقرر کیا جاوے اور زیادہ تر نقصان میں زیادہ تر سزا جرمانہ مقرر کی جاوے تو ظاہر ہے کہ مناسب تر ہووے۔

ڈاکخانہ گوالیار

[ص 3 کالم 2]

سابق جو حال ڈاکخانہ گوالیار کا مجمل لکھا گیا اب مفصل اس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوا کہ سیتل داس رام دیال دہلی والوں نے 22/ جولائی سنہ حال کو موتیوں کا پارسل دہلی سے روانہ کیا تھا بنام رادھا کشن پنالعل کے گوالیار کو سو گوالیار کے ڈاکخانہ میں موتی نکالے اور پتھر اس کی جگہ ڈالے گئے سبحان اللہ اعظم شانہٗ بقول اہلِ ہند کے جتنا چھانو اتنا کرکرا ہو باوجود یکہ اتنی تحقیقات اور چھان بین ہوتی رہتی ہے اس پر یہ پتھر پڑتے ہیں پاسِ ایمان اور خوف عزت اپنا اہل کاروں کو کچھ نہیں رہا۔ عندالتحقیقات خوشحال چپراسی ڈاک نے گواہی دی کہ اس نے پارسل کھولتے اور موتی نکالتے اور یہ سب پتھر پڑتے دیکھے اور گنگا نراین، بابو قاسم علی، منشی کنکبن صاحب کرانی پرشادی چپراسی کانوں سے بہرا سب اس کام میں ملے ہوئے تھے قصہ طول طویل ہے غرض خوشحال کی گواہی سے ان لوگوں کا یہ حال کھلا اور کچھ پرشادی چپراسی سے بھی ظاہر ہوا کہ انجام کار اس کے نتیجہ نے ان کو یہ غم دکھلایا کہ بابو منشی کرانی بہرا چپراسی سب موقوف ہوئے اغلب ہے کہ بہ سبب گواہی صرف ایک شخص کے فقط موقوفی پر اکتفا ہوا نہیں تو سزا بھی ہوتی۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

باشندے شہر مولمین کے بباعث تیاریوں لڑائی کے جو کہ گرداُن کے ہو رہی ہیں بہت تشویش میں ہیں اور اس خبر کو

بہت بے بنیاد اور بے سروپا بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے نتیجوں سے ہمیں بہت نقصان ہوتا ہے — ایک چھوٹا جہاز دخانی جو کہ سوداگروں بمبئی کے نے تیار کروائی ہے وہ دریا میں چھوڑا گیا — شہزادہ روس جو کہ سفر پنجاب سے ممانعت کیا گیا ہے اس کا نام سالٹی کوف ہے — واضح ہوتا ہے کہ لام سپاہ کا جو کہ سگولی میں بندھا تھا وہ ٹوٹنے کو ہے — اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اب کے دفعہ گووردھن کے میلہ میں تیس ہزار آدمی جمع ہوتے تھے اور 12 تاریخ گھاٹوں پر بہت تجمل سے روشنی ہوئی — اخبار انگلش مین سے جمع وخرچ انڈیا ٹریژری یعنی خزانہ کلکتہ کا بیچ سال گزشتہ کے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چار لاکھ 35 ہزار 23 روپیہ کی سال مذکور میں کمی ہوئی ہے آمدنی 216751148 روپیہ تھی اور خرچ ہندوستان میں 194257074 روپیہ کا تو باقی روپیہ آمدنی کا اور وہ روپیہ جو کہ زیادہ خرچ ہو گیا ہے وہ انگلستان میں بابت تنخواہ داروں وغیرہ اخراجات متعلقہ ہندوستان کے صرف ہوا ہے افواہاً دریافت ہوتا ہے کہ راجہ دھیان سنگھ دربار لاہور میں سے بھاگ گیا اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ سپاہ مہاراجہ کی محاذی فیروز پور کے آن پڑی ہے۔ ایک چٹھی سے اس فوج انگریزی میں کی جو کہ پشاور کو جاتی ہے ظاہر ہوتا ہے کہ کپتان ایچ لارنس صاحب پولیٹی کل ایجنٹ نے پل کشتیوں کا اور سڑکیں بہت خوب تیار کیں ہیں باوجودیکہ اس میں بہت کم روپیہ خرچ کیا ہے — ہر ایک رجمنٹ کو چھاؤنی فیروز پور کے حکم ہے کہ مستعد رہیں اس واسطے کہ ان سے عنقریب کوئی کام لیا جاوے گا۔ [ص 4 کالم 1] اور ایسا ہی حکم سپاہ چھاونی لدھیانہ کو بھی ہوا ہے رجمنٹ 64 پیادگانِ ہندوستان 20 رتاریخ کوچ کرنے کو تھی لیکن پھر یہ ارادہ ہوا کہ 18 تاریخ کو ہی کوچ کرے چنانچہ رجمنٹ مذکورہ نے مع توپ خانہ اور سپاہ سپر مینا اور سواروں کے 18 تاریخ طرف مقام کسور کی کوچ کیا اور ایک چٹھی ساتویں رجمنٹ کی طلب میں بھی آئی ہے اور چونکہ اونٹ وغیرہ بار برداری بھی موجود ہے تو اغلب ہے کہ 20 تاریخ وہ بھی روانہ ہو گئی ہو گی۔ واضح ہوتا ہے کہ درمیان فیروز پور اور لدھیانہ کے رستا لٹتا ہے ایک ہندوستانی صاحب نے بنگالی زبان میں ترجمہ کیا ہے اصولِ فنِ پیمائش زمین کو انگریزی ترکیب پر۔ یہ کتاب بنگال میں بہت فائدہ بخشے گی۔ تعجب ہے کہ ہندوستانی اردو زبان میں کوئی ترجمہ نہیں کرتا کہ یہاں کے لوگوں کے لیے بھی فائدہ ہووے۔ میجر ٹاڈ صاحب جو ہرات میں تھے بسبیل ڈاک اس مہینے میں بیچ کلکتہ کے پہنچے۔ کرنل گو صاحب کا 6 تاریخ اس مہینے کی کلکتہ میں دیوالا نکلا بہت افسوس ہے کہ بہتیرے لوگوں کا اس سے نقصان ہوگا جے پور کے خطوط سے واضح ہے کہ راولجیو صاحب مصاحب راج بہت بیمار تھے اور امراض اس طرح کے متضادہ تھے مدتِ مدید سے اس کا دفع مشکل تھا اکثر طبیب عاجز آ گئے تھے اور صحت نہیں ہوتی تھی لیکن آخرالامر حکیم محمود علی خان صاحب سے رجوع ساتھ معالجہ کے کی سوڈیڑھ مہینے علاج ان کا کیا تھا تو عنایت الٰہی سے صحت کامل ہو گئی اور 11 نومبر سنہ حال کو غسلِ صحت کیا۔ کہتے ہیں کہ بہت خوشی اور شادی ہوئی اور مجلس خوشی اور شادمانی کی منعقد ہوئی حکیم صاحب موصوف کو خلعت بیش قیمت پانچ پارچہ کا دوشالہ سات سو روپیہ کا اور تھان انگرکھا سونئے رنگ تین سو روپیہ کا علاوہ اس کے مندیل دوسو روپیہ کی دوپٹہ ڈیڑھ سو روپیہ

کا مندیل دو سو روپیہ کی دو پٹہ تین سو روپیہ کا کٹا جس پر تین سو روپیہ کا سونا لگا ہوا ہے بطریق انعام عطا کیا۔ اخبارِ کلکتہ سے واضح ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے والیِ پنجاب سے کچھ عہد و پیمان کیے ہیں کہ ایک کنٹنجنٹ سپاہ سکھوں کی جمع کی جاوے اور افسر اس کے انگریز ہوویں اور یہ سپاہ سرحدات شمال مغربی پر رہا کرے اس سے سپاہِ انگریزی جو کہ وہاں گئی ہے ہندوستان میں مراجعت کر سکا کرے گی لیکن یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ سپاہ تنخواہ کہاں سے پایا کرے گی۔ اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کا ارادہ نہیں کہ درباب اس حملہ کے جو کہ سکھوں نے چین پر کیا ہے کچھ مداخلت کریں۔ سگولی کے خط سے واضح ہوتا ہے کہ سفیر راجہ برہما کا نیپال کو گیا ہے دیکھا چاہیے کہ اب نیپال اور مردمان ملک برہما اور سکھ جو کہ آپس میں ملیں ہیں کیا تجویز برخلاف سرکارِ انگریزی کے کریں گے۔

ظاہر ہوتا ہے کہ 1834 میں ایک سرکلر آرڈر یعنی حکم گشتی درباب ممانعت کے صاحبان سول کو عاریت لینے کشتی اور ہاتھی اور اور چیزوں کے ہندوستانیوں سے جاری ہوا تھا اب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکم کشتیِ مذکور کسی چھپے ہوئے احکام صدر دیوانی اور نظامت عدالت میں نہیں پایا جاتا ہے اور نہ اب تک کبھی [ص 4 کالم 2] اِس حکم کی تعمیل ہوئی ہے لوگوں میں — انڈیا اسٹیم کمپنی نے ایک جہاز دخانی ساڑھے تین لاکھ روپیہ کا کلکتہ میں خریدا ہے اس واسطے کہ بذریعہ اس کے اسباب اور چٹھیوں اور مسافروں عازمِ انگلستان کو کلکتہ سے مصر تک پہنچایں خبر ہے کہ سر اُڈورڈ رائن صاحب چیف جسٹس اور ددار کا ناتھ ٹھاکر اور اور صاحب لوگ بھی اِسی کشتی پر روانہ ہوں گے ماہ جنوری آیندہ میں۔ اندیشہ جو کہ راجۂ برہما کی طرف سے تھا اب وہ سب دور ہو گیا ہے اور فوج کو جو کہ بجلد ہی تمام اس طرف روانہ کی گئی تھی واپس طلب کیا ہے۔ آگرہ اخبار اکسٹرا مورخہ 23 /نومبر سنہ حال سے بھی ظاہر ہے کہ ایک خط میرٹھ میں پہنچا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ افغانوں نے ایک بلوۂ عظیم کیا ہے کابل کا محاصرہ کر لیا ہے اور سر الگزینڈر برنس یا تو مارے گئے یا زخمی ہوئے ہیں — بمبئی کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مقام ناسک میں بموجب حکم وہاں کے مجسٹریٹ کے شہر میں گاؤکشی ہوئی تھی سو بہت بلوہ ہوا پانچ سو برہمن وہاں سے بمبئی میں چلے گئے چنانچہ انھوں نے وہاں کے گورنر کو ایک عرضیِ استغاثہ پیش کی ہے دیکھا چاہیے کیا حکم ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مقامِ مذکور اہلِ ہنود میں ایک بڑا معبد ہے اور جب کہ یہ مقام گورنمنٹ کے قبضہ میں آیا تھا تو یہ شرط ہوگئی تھی کہ ان کے شہر میں کوئی شے خلاف ان کی مرضی کے نہیں عمل میں آوے گی۔

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ ہیٹسن برن صاحب نے عہدۂ جلیلۂ گورنری ہندوستان کو نہیں قبول کیا اور کہتے ہیں کہ غالباً یہ عہدہ سر ی ٹی مٹلف صاحب کو پیش کیا جاوے گا اور سر آر ی جیکسن صاحب متوقع گورنری مدراس کے ہیں۔ ہاؤس آف کامنس یعنی تیسرے درجہ میں پارلیمنٹ ملکہ محترمہ فرماں روائی انگلستان کے 20 /تاریخ ستمبر کو ڈاکٹر بورنگ صاحب نے ایک عرضی اس مضمون کی پیش کی کہ تحقیقات مقدمہ راجہ ستارا کی بخوبی کی جاوے اور اگر راجۂ موصوف بے گناہ ثابت ہووے تو اس کی ریاست اور حکومت اسے پھر مرحمت ہووے۔ ہفتہ گزشتہ میں ہم نے

کچھ مجمل حال جاری ہونے ڈاک بگھی کا الہ آباد سے کانپور تک درج اخبار کیا تھا اب حالِ مفصل اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ ڈاک بگھی مذکور ایک گھنٹہ میں دس میل انگریزی طے کرتی ہے کانپور سے الہ آباد تک فاصلہ ایک سوتیس میل کا ہے یہ بگھی اسے تیرہ گھنٹہ میں طے کرتی ہے مگر اس میں کوئی دو چار لحظوں کا فرق بھی ہو جاتا ہے۔ تین تین کوس پر ڈاک چوکی مقرر کی گئی ہے اور ہر چوکی پر چھ 6 گھوڑے رکھے ہیں بگھیاں بھی بہت ہلکی بنائی ہیں یعنی ایک من دس سیر وزن میں اور وزن پارسلوں کا کچھ کم و زیادہ دو من سے ہوتا ہے خبر ہے کہ ماہِ آئندہ سے اور مقاموں میں بھی بنارس سے دہلی تک جاری ہو جاوے گی۔ واضح ہوتا ہے کہ اب کے دو ہندو بھی ارادہ روانگی انگلستان کا رکھتے ہیں ایک بابو دوارکا ناتھ ٹھاکر اور دوسرا بابو رادھا پرشاد خلف بابو رام موہن متوفی جو کہ سابق انگلستان میں گیا تھا دریافت ہوتا ہے کہ بہ باعث استماع آوازۂ فساد افغانستان کے کلاک۔

ص5

تتمہ دہلی اردو اخبار

نمبر 249	28 نومبر 1841 یوم یکشنبہ	جلد 4

[ص5 کالم 1]

صاحب بہادر پولیٹی کل ایجنٹ نے تین رجمنٹوں پیادگان (کذا) حکم روانگی مقام مذکور کا دیا ہے اور جوابدہی اس کی اپنے ذمہ رکھی ہے۔

منشی اموجان جو مدار المہام مختار کل سرکار راجہ صاحب والی اَلور کے ہیں بہت احتشام و تجمل سے واسطے شادی اپنے لڑکے کے رخصت لے کر اپنے گھر دہلی میں آئے۔ تحقیق سنا گیا کہ راجہ صاحب کی چشم عنایت بہت اس مختار پر ہے حکم دیا ہے رخصت کے وقت تاکید سے کہ شادی اس طرح پر کرنا کہ بخوبی نام ہو اور روپیہ کا کچھ صرفہ اور اندیشہ نہ کرنا۔ کہتے ہیں کہ انتظام بھی اس جگہ کا اس شخص نے ایسا کیا ہے کہ کبھی نہیں ہوا چونکہ یہ لڑکپن سے نظم و نسق انگریزی سے مہارت رکھتا ہے اسی طور پر وہاں کا انتظام کیا اور بہت نیک طرح سے انجام دیا رعایا بھی بہت راضی ہے اور راجا بھی بہت خوش— اکثر اپنے بھائی اور چچا اور بعضے دوستانِ دلی کو حکومتیں دے رکھی ہیں جو بموجب خواہش اور حفظ اتحاد اور اتفاق رائے کے بہت خوبی سے بے طمعی سے کام کرتے ہیں۔ یہ وجہ بڑی ہے حسنِ انتظام کی خصوص ایک بھائی محمد فضل اللہ نام فاضل منتخب ہے منشائے روزگار ہے یقین ہے کہ اگر اس کی رائے بموجب کام جاری رہے گا تو روز بہ روز حُسنِ انتظام کو ترقی ہوگی اس شخص نے کالج سرکاری دہلی میں بھی بہت مدت تک پڑھا ہے علمِ ریاضی ہندسہ وغیرہ میں ایک چنا ہوا مشہور اسکالر تھا۔

COPYRIGHT

سنا گیا کہ ولی عہد بہادر کی تعداد ازدواج نے اب ساٹھ سے قدم آ گی کورکھا چند اشخاص اس قبیل کے جمع ہوئے ہیں کہ وہ ہر ہفتہ ایک نئے قبیلہ کی مصلحت دیتے ہیں۔اور درس مذمت تقویم پارینہ ہرلحہ جاری رکھتے ہیں وہاں کی حالات روزمرہ جواندرونی معلوم ہوئی ناگفتہ بہ ہےایک خط بہت طول طویل آیا ہےہم اس دفعہ درج نہیں کرسکتے بسبب اس کے کہ مضامین عالیہ علمی اور قانونی بہت آگئے ہیں۔

رانڈ عورتوں کی شادی

ولکن سن صاحب رزیڈنٹ سہور کے نے ایک رسالہ انگریزی میں درباب شادی رانڈ عورتوں کے اور درباب نقصان اور فائدہ نہ کرنے اور کرنے شادی کے چھاپا ہے۔ایک بڑے پنڈت ناگپور صاحب رتبہ اور بیٹے وزیر متوفی راجہ ناگپور کے نے بھی اس باب میں ایک کتاب لکھی ہےاورانھوں نے بہت دلیلیں واسطےاس کے لکھی ہیں اوراپنی قوم کی عورتوں کے واسطے بہبودی چاہتا ہےاورلوگوں کونقصان اور برائیوں سے آگاہ کرتا ہے جوکہ بہ باعث ممانعت شادی رانڈوں کے واقع ہوتی ہیں یہ پانچ دلیلیں وہ لایا ہے۔اول یہ کہ امراس مقصود کوخدا کےفوت کرتا ہے جوکہ بچے پیدا کرنے عورات کے تھا۔دوئم یہ کہ ان کے اخلاق پسندیدہ اورنیکیاں اور عصمت ساتھ بدی اور بدچلنی کے مبدل ہوجاتی ہیں۔سوئم یہ کہ شادی نہ کرنے سے یہ اکثر واقع ہوتا ہے کہ اسقاط حمل بہت ہوتے ہیں اورلڑکے بھی پیدا ہوتے ہیں تو وہ ہلاک کیے جاتے ہیں۔چوتھی کہ پرورش کرنااوررکھنا ان کا بیچ ایک معزز اور نیک حالت کے واقع کرواتا ہے ایک ہمیشہ کی بے فائدہ اورخرچ ان کے ماں باپ اور مربیوں کو۔پانچویں یہ کہ چونکہ یہ رانڈین بسبب ان سخت قاعدوں کے خراب اور بدکار ہوجاتی ہیں تو یہ بے شک وشبہ اورعورات کو بھی اپنا جیسا کرلیتی ہیں جن کے ساتھ یہ صحبت رکھتی ہیں اور علاوہ اس کے واسطے ان کی دلیل کے یہ بات ہے کہ یہ سب کسی قوموں میں مسلم یعنی مانی ہوئی بات ہے کہ پیدائش عورتوں کی نسبت مردوں کے ناقص ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ باوجود زیادتی تکمیل مردوں کے عورتوں سے مرد ہرگز اس مشکل کے متحمل نہیں ہوسکتے جس مشکل میں کہ عورتیں بسبب نہ حکم پانے شادی کے زیرِ بار مشکلات رہتی ہیں یعنی مردوں کوتو اجازت ہے کہ جتنی شادیاں چاہیں کریں تو اس واسطے کہ یہ مرتکب بدکاری کے نہ ہوں اوراجازت ہونے سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اجازت نہ ہوتی تو یہ متحمل رکھنے کے نہ ہوتے اور برا کام کرتے پھر غور کیا چاہیے کہ جب مردوں کا باوجود زیادتی تکمیل کے یہ حال ہےتو عورتوں کا کیا حال ہوگا جوکہ ناقصات العقل ولدین اورتمام باتوں میں مردوں سے کمزور پیدائش ہیں اور کیونکہ متحمل اس بارِ عظیم کے ہوسکیں جس کے متحمل ان کے کامل تر نہ ہوسکیں۔اور سوااِس کے جس حالت میں کہ شادی رانڈ عورتوں کی منع تھی اس حالت میں ایک امراس طرح کا جائز اور جاری تھا جس سے یہ بے چاریاں آفت سے اِس جہان کی اورخرابیوں سے جن کے پیش آنے کا ڈر ہے چھوٹ جاتی تھیں یعنی بہ مجرد مرجانے خاوند کے ستی ہوتی تھیں جلائی جاتی تھیں اوراب وہ بات

ممنوع کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ جلانا جواب منع کیا گیا ایک دافع اور حافظ تھا ان کی ان مشکلوں اور بے کاری کا جو خاوند کے مرنے اور منع ہونے دوسرا خاوند کرنے سے لاحق ہوتی تھیں یعنی یہ جلا دینا ایک بڑا علاج تھا تو اب چونکہ وہ علاج منع ہو گیا تو اب یہ پھر بے علاج رہیں کوئی علاج اب بہتر نہیں سوا اس کے کہ ان رانڈوں کو خاوند کرا دیا جاوے جیسے مرد جورو کر لیتے ہیں۔ اکثر لوگ واسطے رفع کرنے ان برائیوں کے تردد کرتے ہیں چنانچہ موتی لعل سیل نام ایک بابو نے کلکتہ میں دس ہزار روپیہ واسطے اس شخص کے جو کہ رانڈ عورت سے شادی کرے مقرر کیا ہے اور سنا جاتا ہے کہ حال میں ایک شخص راضی بھی ہوا ہے اور چونکہ رسم مدت کی اور عام ہے تو اغلب ہے کہ مدت ہی میں موقوف ہووے گی جب تک لوگ بخوبی علم اخلاق سے آگاہ نہ ہوں گے اور قرار واقعی ان کی فہم و ادراک کو ترقی نہ ہو گی تب تک یہ کسی ناپسندیدہ پرانی بات کا ترک پسند نہیں رکھیں گے۔ اب کہ پرچۂ اخبار میں گنجائش زیادہ لکھنے کی نہ تھی انشاء اللہ آئندہ کو بلکہ ہمیشہ اس باب میں لکھا جاوے گا۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT